معز امجد
ترجمہ وتدوین: شاہد رضا

وراثت میں تحائف کی واپسی

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

قَالَ: بَيْنَا أَنَا جَالِسٌ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ أَتَتْهُ إِمْرَأَةٌ، فَقَالَتْ: إِنِّي تَصَدَّقْتُ عَلٰى أُمِّي بِجَارِيَةٍ وَإِنَّهَا مَاتَتْ، قَالَ: فَقَالَ: وَجَبَ أَجْرُكِ وَرَدَّهَا عَلَيْكِ الْمِيرَاثُ. (مسلم، رقم ۱۱۴۹)

راوی (حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ) کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا کہ ایک خاتون آئیں اور عرض کیا: میں نے اپنی والدہ کو ایک لونڈی خیرات میں دی تھی، جبکہ وہ وفات پا چکی ہیں، (میراث کے متعلق اس لونڈی کی کیا حیثیت ہوگی)؟ راوی کہتے ہیں کہ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ارشاد فرمایا: تمھارا ثواب ثابت ہو گیا اور وراثت (کا قانون) تجھے وہ لونڈی واپس لوٹا دے گا۔[1]

حاشیہ کی توضیح

۱۔ اس روایت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جواب بہ یک وقت دو پہلوؤں کی وضاحت کرتا ہے:

اولاً، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس امر کی وضاحت فرما دی ہے کہ اگرچہ وہ لونڈی خاتون نے خیرات میں دی تھی،

مگراب وہ لونڈی اس کی مرحومہ والدہ کی ملکیت بن چکی ہے، اس لیے قانون میراث کی تنفیذ کی صورت میں وہ لونڈی اس کے مالک اول کو واپس تفویض ہوگی۔ یہ حقیقت کہ وہ لونڈی اس کے مالک اول کی جانب سے خیرات میں دی گئی تھی، قانون وراثت کی تنفیذ میں مانع نہیں ہے۔

ثانیاً، کسی شخص کے ذہن میں یہ سوال پیدا ہوسکتا ہے کہ لونڈی کو اس کے اصل مالک کو تفویض کرنا، اسے خیرات کے اجر عظیم سے محروم کرسکتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس الجھن کو اس تاکید کے ساتھ رفع فرما دیا ہے کہ قانون وراثت کے نفاذ کے سبب سے اگرچہ آدمی کو وہ صدقہ کی ہوئی شے دوبارہ حاصل ہو جائے، وہ اپنے صدقہ کرنے کے عمل کا اجر کامل حاصل کرے گا۔

متون

اپنی اصل کے اعتبار سے یہ روایت مسلم، رقم ۱۱۴۹ میں روایت کی گئی ہے۔

بعض اختلافات کے ساتھ یہ روایت مسلم، رقم ۱۱۴۹ب، ۱۱۴۹ج، ۱۱۴۹د، ۱۱۴۹ہ؛ ابوداؤد، رقم ۱۶۵۶، ۲۸۷۷، ۳۳۰۹؛ ترمذی، رقم ۶۶۷؛ ابن ماجہ، رقم ۲۳۹۴-۲۳۹۵؛ احمد، رقم ۲۳۰۰۶، ۲۳۰۸۲؛ بیہقی، رقم ۲۴۷۴، ۸۰۲۰، ۸۴۵۳-۸۴۵۴، ۱۹۹۳۵؛ ابن خزیمہ، رقم ۲۴۶۵؛ السنن الکبریٰ، نسائی، رقم ۴۷۵۸، ۶۳۱۴-۶۳۱۷، ۶۳۲۰؛ ابن ابی شیبہ، رقم ۱۲۰۸۷، ۲۰۹۹۹ اور عبدالرزاق، رقم ۱۶۵۸۷ میں روایت کی گئی ہے۔

بعض روایات، مثلاً ابن ماجہ، رقم ۲۳۹۵ میں اسی طرح کا سوال روایت کیا گیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک لونڈی کے بجاے ایک قطعۂ اراضی کے بارے میں دریافت کیا گیا۔

بعض روایات، مثلاً ابوداؤد، رقم ۱۶۵۶ میں 'وجب أجرك' (تمھارا ثواب ثابت ہوگیا) کے الفاظ کے بجاے ان کے ہم معنی الفاظ 'قد وجب أجرك' (تمھارا ثواب ثابت ہوگیا ہے) روایت کیے گئے ہیں؛ احمد، رقم ۲۳۰۰۶ میں یہ الفاظ 'قد آجرك اللّٰه' (اللہ تعالیٰ نے تمھیں اجر دے دیا ہے) روایت کیے گئے ہیں؛ السنن الکبریٰ، نسائی، رقم ۶۳۱۶ میں یہ الفاظ 'قد آجرك' (اس نے تمھیں اجر دے دیا ہے) روایت کیے گئے ہیں؛ عبدالرزاق، رقم ۱۶۵۸۷ میں یہ الفاظ 'لك أجرك' (تمھارے لیے تمھارا اجر ہے) روایت کیے گئے ہیں۔

بعض روایات، مثلاً ابوداؤد، رقم ۱۶۵۶ میں 'وردها عليك الميراث' (وراثت (کا قانون) تجھے وہ لونڈی واپس لوٹا دے گا) کے الفاظ کے بجاے ان کے ہم معنی الفاظ 'ورجعت إليك في الميراث' (اور وہ لونڈی تمھاری طرف وراثت میں لوٹ آئے گی) روایت کیے گئے ہیں؛ ابن ماجہ، رقم ۲۳۹۴ میں یہ الفاظ 'ورد عليك الميراث'

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

(وراثت (کا قانون) تجھے وہ لونڈی واپس لوٹا دے گا) روایت کیے گئے ہیں؛ السنن الکبریٰ، نسائی، رقم ۶۳۱۴ میں یہ الفاظ 'ورد علیك في المیراث' (وراثت میں یہ تجھے واپس لوٹا دی جائے گی) روایت کیے گئے ہیں؛ السنن الکبریٰ، نسائی، رقم ۶۳۲۰ میں یہ الفاظ 'ورجع إلیك مالك' (اور تمھارا مال تمھارے پاس لوٹ آئے گا) روایت کیے گئے ہیں؛ ابن خزیمہ، رقم ۲۴۶۵ میں یہ الفاظ 'ورجع إلیك ملکك' (اور تمھاری ملکیت تمھارے پاس لوٹ آئے گی) روایت کیے گئے ہیں۔

بعض روایات، مثلاً مسلم، رقم ۱۱۴۹ (میں یہ روایت درج ذیل الفاظ میں روایت کی گئی ہے:

أنا جالس عند رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم إذ أتته إمرأة، فقالت: إني تصدقت علی أمي بجاریة وإنها ماتت، قال: فقال: وجب أجرك وردها علیك المیراث، قالت: یا رسول اللّٰه، إنه کان علیها صوم شهر أفأصوم عنها؟ قال: صومي عنها، قالت: إنها لم تحج قط أفأحج عنها؟ قال: حجي عنها.

''میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا کہ ایک خاتون آئیں اور عرض کیا: میں نے اپنی والدہ کو ایک لونڈی خیرات میں دی تھی، جبکہ وہ وفات پا چکی ہیں، (میراث کے متعلق اس لونڈی کی کیا حیثیت ہوگی)؟ راوی کہتے ہیں کہ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ارشاد فرمایا: تمھارا ثواب ثابت ہو گیا اور وراثت (کا قانون) تجھے وہ لونڈی واپس لوٹا دے گا، اس نے عرض کیا کہ یارسول اللہ، میری ماں پر ایک ماہ کے روزے (قضاء) تھے، کیا میں اس کی جانب سے روزے رکھ سکتی ہوں؟ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا کہ ہاں، اس کی جانب سے روزے رکھو۔ اس نے عرض کیا کہ میری ماں نے کبھی حج نہیں کیا تھا تو کیا میں اس کی طرف سے حج ادا کر سکتی ہوں؟ تو آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا: اس کی طرف سے حج بھی ادا کرو۔''

مذکورہ تمام سوالات، جو کہ ایک دوسرے سے متعلق ہیں، کو بہ نظر غائر دیکھا جائے تو بدیہی طور پر معلوم ہوتا ہے کہ اس واقعے کے راویوں نے دو یا زیادہ مختلف واقعات کو ایک ہی روایت میں جمع کر دیا ہے۔ اس روایت کے آخری حصے میں پائے جانے والے متن کے اختلافات کا تذکرہ گذشتہ مضامین میں کیا جا چکا ہے۔

---

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org